حضرت مفتی صاحب

اور

ندوۃ المصنفین

از قاضی اطہر مبارکپوری

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مختلف حیثیات وجہات کا مجموعہ تھے، اور ان میں فضل وکمال کی تقریباً وہ تمام قدریں موجود تھیں جو عالم دین میں ہونا چاہئیں، ایسی جامع اوصاف شخصیتیں عام طور پر ابتدائے حال میں علم وعمل کے مختلف میدانوں میں نمایاں ہوتی ہیں، مگر بعد میں کسی ایک میدان میں گوئے سبقت لے جاتی ہیں، حضرت مفتی صاحب کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے، وہ ایک خالص علمی دینی اور روحانی خاندان کے چشم وچراغ تھے، اور ان کی ذات جملہ خاندانی روایات کی حامل تھی، وہ حافظ، قاری، عالم، مدرس، فقیہ، مفتی، مصنف، انشاء پرداز، خطیب، مفکر، سیاستداں اور منتظم سب کچھ تھے، مگر آخر میں ندوۃ المصنفین کے ذریعہ علمی ودینی خدمات کو مقصد ہستی بنالینا ان کا امتیاز بن گیا، اور اسی امتیاز کے ساتھ وہ دنیا سے گئے،

ندوۃ المصنفین کے قیام میں ارکان ثلاثہ (حضرت مفتی صاحب، حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب اور حضرت مولانا سعید احمد اکبرآبادی صاحب) شریک تھے، ابتداء میں ان تینوں حضرات نے اس ادارے کو پروان چڑھانے میں بہترین خدمات انجام دیں اور اعلیٰ درجہ کی علمی اور دینی کتابیں تصنیف کیں، یہ تقسیم ملک سے پہلے کا دور تھا، حضرت مفتی صاحب نے اس دور میں بھی ندوۃ المصنفین کے ناظم ومنتظم کی حیثیت سے اس کی افادیت عام کی، تقسیم کے بعد ندوۃ المصنفین تباہ وبرباد ہو گیا، اور اس کی بقاء کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی، اس پُرآشوب دور میں مفتی صاحب عزیمت کا پہاڑ بن کر جمے رہے اور ندوۃ المصنفین کو قرول باغ کے بجائے، جامع مسجد کے علاقہ میں قائم کیا، اس میں ان کے رفقاء بھی شامل تھے، مگر ان میں نمایاں حضرت مفتی صاحب ہی تھے۔